نظرات

کہتے ہیں بغداد میں جب مدرسۂ نظامیہ قائم ہوا تو علمائے ربانیین کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی، لوگوں نے کہا یہ تو خوشی کی بات ہے۔ ماتم کرنے کا کیا موقع ہے؟ بولے اب تک علم دین خالصۃً لوجہ اللہ حاصل کیا جاتا تھا۔ اس لئے جن میں یہ حوصلہ ہوتا تھا وہی اس کا طالب اور جویا ہوتا تھا۔ لیکن اب علم دین بھی منجملہ دوسرے ذرائع معاش کے ایک ذریعۂ معاش ہو جائے گا اور اس میں وہ پہلی سی خیر و برکت نہ رہے گی۔

ہر صاحب نظر مسلمان حسرت اور افسوس کے ساتھ محسوس کرتا ہے کہ آج ہمارے ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی مدارس عربیہ کی جو تعداد ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے پھر ان مدارس میں اساتذہ، طلبا اور منتظمین و کارکنان کی جو بھیڑ ہے ان مدارس کی جو آمدنی اور ان میں چندوں کی جو ریل پیل ہے وہ اب سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ مگر ساتھ ہی علمائے ربانیین، اساتذۂ فن، اور الراسخون فی العلم کی پیداوار بہت کم ہو گئی ہے، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آج عربی اور علوم دینیہ کی تعلیم بھی انگریزی تعلیم اور دوسرے ذرائع معاش کی طرح ایک بہت اچھا ذریعۂ معاش ہو گئی ہے، ایشیا اور افریقہ کے مسلم یا نیم مسلم ممالک کی آزادی، اون کے ترقیاتی منصوبے اور پھر عرب ممالک میں زر سیال کے سمندر کی طغیانی آفرینیاں، عربی اور اسلام کے نام پر عرب سرمایہ و دولت کے ابر کرم کی بارش، بحیثیت زبان کے انگریزی اور فرانسیسی کی طرح عربی کی ہر جگہ ضرورت اور اہمیت! اب غور کیجئے گا تو معلوم ہو گا کہ یہی وہ چیزیں ہیں۔ جن کے

باعث عربی کے مدارس دینیہ ایک جسدِ بے روح کے مانند ہوتے جا رہے ہیں۔ مدارس عربیہ کی اصل غرض و غایت دین کی خدمت تھی، جب وہ باقی نہیں رہی تو اوس کا اثر نصابِ تعلیم، طلبا کی اخلاقی اور دینی تربیت پر بھی پڑ رہا ہے سوچنا چاہیئے کہ آخر وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی، ولکن اخشی علیکم الدنیا ان تنافسوا فیہا، فتھلکوا کما ھلک من کان قبلکم۔ متفق علیہ یعنی لوگو! مجھے تم سے اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے البتہ ہاں! تم سے اس کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا پر ریجھ جاؤ گے، اگر ایسا ہوا تو جس طرح تم سے پہلی قومیں ہلاک ہو گئیں تم بھی اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔

ظاہر ہے اس صورت حال کی اصلاح کا کام ایک دو مدرسوں کے کرنے کا نہیں، بلکہ بیماری چونکہ اجتماعی ہے اس لئے سب کے مل جلکر کرنے کا ہے، اس سلسلے میں بڑی خوشی کی بات ہے کہ صوبۂ بہار کے علماء و ارباب مدارس نے پہل کر کے دوسرے صوبوں کے مدارس کے لئے ایک بہت اچھا نمونہ قائم کیا ہے، اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بہار میں عرصہ سے ایک نہایت با اثر اور فعّال ادارہ "امارت شرعیہ" کے نام سے قائم ہے اور اوس کی وجہ سے صوبہ کے مسلمانوں کے اسلامی اور دینی کام منظم ہیں۔ چنانچہ اسی "امارت شرعیہ" کی تحریک اور دعوت پر اور اسی کی سرپرستی میں صوبہ کے تمام ملحقہ اور غیر ملحقہ مدارس کا ایک عظیم الشان کنونشن ۳۱ مارچ سے ۲ اپریل تک جامعۂ رحمانیہ مونگیر میں منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ کے حضرات علماء و ارباب مدارس کے علاوہ دیوبند، ندوۃ، علی گڈھ، کلکتہ اور دوسرے مقامات کے علماء اور ارباب دانش و تعلیم نے بھی شرکت کی۔ تین دن کے بحث و مباحثہ اور مذاکرہ و گفتگو کے بعد کنونشن میں جو تجاویز منظور ہوئی ہیں وہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ موجودہ

زمانہ میں علوم دینیہ کی حفاظت و بقا اور ان کی تدریس اور نشر و اشاعت اور خالص دینی مقصد کے پیش نظر مدارس اسلامیہ کی تنظیم جدید کے جو تقاضے اور مطالبات ہیں کنونشن کو ان سب کا بخوبی احساس ہے اور ان کو پورا کرنے کے لئے جو اقدامات ضروری ہیں۔ کنونشن نے ان کی طرف پہلا قدم اٹھا دیا ہے، کنونشن کی تجاویز بڑی سیر حاصل ہیں وہ نصاب تعلیم میں اصلاح سے متعلق بھی ہیں اور تعلیمی اعتبار سے مدارس کا معیار بلند کرنے اور مدارس میں باہم یکجہتی، ربط اور ہم آہنگی پیدا کرنے سے متعلق بھی؛ اس مقصد کے پیش نظر ایک جنرل کونسل کی تشکیل بھی عمل میں آئی ہے جو کنونشن میں منظور شدہ تجاویز کو عمل میں لانے اور اس سلسلہ میں مدارس کے کاموں اور ان کی ضرورتوں کی تکمیل، رہنمائی اور ان کی نگرانی کی ذمہ دار ہوگی اس موقع پر کنونشن نے پونے دو سو صفحات کا ایک مجلہ بھی شائع کیا ہے جس کے مرتب مولانا محمد ولی رحمانی ہیں۔ اس مجلہ میں عربی و دینی تعلیم اور اس کے مباحث و مسائل و دیگر متعلقات سے متعلق بڑے اچھے کارآمد اور مفید مضامین مختلف اصحاب علم کے قلم سے ہیں۔ غرض کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ صوبۂ بہار کے مدارس عربیہ و اسلامیہ کا یہ مشترکہ اجتماع اغراض و مقاصد اور نتیجہ و کارکردگی کے اعتبار سے ہندوستان کے مدارس کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا مبارک اقدام ہے، جس پر یہ سب حضرات مبارکباد کے مستحق ہیں خدا کرے دوسرے صوبوں کے مدارس بھی اپنے لئے اسی طرح کی تنظیم کا سر و سامان کرسکیں۔

لیجئے! افغانستان میں بھی انقلاب ہوگیا، جنوب مشرقی ایشیا اس وقت انقلابات کی زد میں ہے، جو کچھ ہوگیا سو ہوگیا۔ لیکن کوئی نہیں بتا سکتا کہ ابھی اور کیا کیا ہوتا ہے، کیونکہ حالات ہر جگہ اتھل پتھل ہیں، قرار و سکون کہیں نہیں ہے نظریہ